بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

الفضل بتاریخ ۱۰ تبوک ۱۳۲۶ ہش ان نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

رجسٹرڈ ایل ۳۵۴

روزنامہ

الفضل

یوم پنجشبہ

قادیان

قیمت سالانہ ۱۸ روپے ماہوار ۱½ روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵ | ۱۷ ماہ وفا ۱۳۲۶ ہش | ۲۷ شعبان ۱۳۶۶ ہجری | ۱۷ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۶۸

57

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ثم الحمد للہ

مولوی جلال الدین صاحب شمس کے ہاں ۱۵/۱۶ کی درمیانی شب لڑکا تولد ہوا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فلاح الدین نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

ہندو دھرم کے لئے کوئی مستقبل نہیں

گاندھی جی نے اپنی ایک پر ارتھنائی تقریر میں فرمایا ہے۔ کہ انگریزوں نے چھوت چھات کو دور نہیں کیا۔ بلکہ خود ہندوؤں نے دور کیا ہے۔ اور اس پر ناز کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہندو دھرم زندہ اور قائم رہے گا۔

سوال یہ ہے کہ کیا چھوت چھات دور ہوگئی ہے؟ اگر یہ صحیح ثابت ہو تو پھر کہیں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ اس کو کس نے دور کیا ہے انگریزوں نے یا ہندوؤں نے۔ گاندھی جی کا یہ دعوے کہ چھوت چھات دور ہوگئی ہے۔ حقیقت سے اتنا ہی دور ہے جتنا یہ کہنا کہ امریکہ کے ایک سائنسدان نے چاند تک سیڑھی لگا دی ہے۔ اور اب امریکہ والے چاند میں منتقل ہو گئے ہیں۔ ابھی دو روز کی بات ہے۔ کہ احمد آباد میں جو گاندھی جی کا اپنا شہر ہے۔ تعلیم یافتہ اونچ جاتی طلباء نے اس لئے بھوک ہڑتال کر رکھی تھی۔ کہ ان کو ہری جنوں کے ساتھ کھانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اور کہ ان اونچ جاتی ہندو طلباء کا مطالبہ بمبئی کے ہندو وزیر اعظم نے تسلیم کر لیا۔ اور کہا کہ کسی کو دوسروں کے ساتھ کھانے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

گاندھی جی کا خیال ہے کہ چونکہ وہ بھنگی بستی میں مقیم ہیں۔ اور مدراس گورنمنٹ نے چند مندر اچھوتوں کے لئے کھولدیئے ہیں۔ اور چھوت چھات کے خلاف قانون بنا دیا ہے۔ اس لئے اب چھوت چھات دور ہوگئی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جو مندر اچھوتوں پر کھولے گئے ہیں۔ وہاں سے اونچ جاتیوں نے اس خیال سے کہ اچھوتوں کی وجہ سے ناپاک نہ ہو جائیں۔ مورتیاں ہی مندروں سے اٹھا لی ہیں۔ کیا یہی اچھوت اوتار ہے جس پر گاندھی جی اتنا ناز فرما رہے ہیں

پھر گاندھی جی کا یہ دعوے تو نہایت ہی عجیب ہے۔ کہ چونکہ ہندوؤں نے چھوت چھات کو دور کر دیا ہے۔ اس لئے یقین ہے کہ ہندو دھرم زندہ اور قائم رہے گا۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر چھوت چھات دور ہو جائے۔ تو ہندو دھرم رہیگا ہی کب کہ اس کی زندگی اور قیام کا حکم لگایا جا سکے۔

ہندو دھرم ایک مردہ ہے۔ جس کو گاؤ پرستی اور چھوت چھات کے جادو سے زندہ دکھانے کی ناکام کوشش کی جا رہی ہے۔ اگر گاؤ پرستی اور چھوت چھات ہندو دھرم سے حذف کر دیئے جائیں۔ تو چند فرسودہ اور ناکارہ فلسفیانہ خیالات کے ہندو دھرم میں رہ کیا جاتا ہے۔ اور یہ فلسفیانہ خیالات جو چند تعلیم یافتہ ہندوؤں کے دھرم کی بنیاد ہیں مغربی اثر کے ماتحت ان کو کشاں کشاں اس دہریت کے تاریک غار میں لے جا رہے ہیں۔ جس میں مغربی عقلیت پرست گرے ہوئے ہیں زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ تعلیم یافتہ ہندو نسل و وطن کی زنجیروں میں جکڑا کر رہ جائے گا۔ اور اس کا انجام بھی وہی ہوگا۔ جو اہل مغرب کا ہو رہا ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ ہندوؤں میں ایسے لوگ نہیں ہیں۔ جو صراط مستقیم کی تلاش میں ہیں فسردہ ہیں۔ لیکن ان کی راہ نمائی کرنے والا کوئی نہیں۔ ان آخر الذکر میں بے بہت سے ایسے ہیں جو اسلام کی آغوش میں آ سکتے ہیں۔ لیکن ان تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچایا گیا۔ ان میں سے بہت سی ایسی روحیں ہیں۔ جو اسلام کی ہوئی موٹی خوبیوں مثلاً مساوات وغیرہ سے متاثر ہو چکی ہیں۔ لیکن انہیں اسلام کا پورا ادراک حاصل نہیں ہوا۔ پھر بعض جن کو اسلام کا تصور ہے بھی ان کو رسم و رواج اور حمیت جاہلیہ کی جکڑبندیاں گرفتار کئے ہوئے ہیں۔ ایسے لوگوں میں زیادہ تر پروفیسر اور وہ ہندو ہیں۔ جن کو کسی حد تک سیاسی یا تمدنی اقتدار حاصل ہے۔ ان کی صورت میں صدقت پرانی نسلاً بعد نسل کی عادات پر ابھی غالب نہیں آ سکی۔ اگر کسی طرح ان لوگوں میں قبول اسلام کی رو چل پڑے تو یقیناً تھوڑے عرصہ میں ہزاروں تعلیم یافتہ ہندو حلقہ بگوش اسلام ہو سکتے ہیں۔ اور گاندھی جی اور دوسرے نسل و وطن کے پرستار لیڈروں کی خوش فہمیاں کہ ہندو دھرم زندہ اور قائم رہے گا۔ غلط ثابت ہو سکتی ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ دوسرے ہندو لیڈروں کی طرح گاندھی جی بھی سمجھتے ہیں۔ کہ موجودہ روشنی کے زمانہ میں ہندو دھرم کی تاریکیاں زندہ اور قائم نہیں رہ سکتیں۔ ان کا یہ بلند بانگ دعوے اسی قسم کا ہے جس طرح ڈوبتا ہوا انسان تنکے کا سہارا بھی بہت سمجھتا ہے۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ ان لیڈروں کی بڑی کوشش ہے۔ کہ تبدیل مذہب پر پابندیاں عائد کر دی جائیں۔ اور اگر ان کا بس چلے

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو وہ سرے سے تبدیل مذہب کو قانوناً بالکل ممنوع قرار دے دیں۔ اگر ہندو دھرم میں زندہ اور قائم رہنے کی سکت باقی ہوتی۔ تو ایسی پابندیوں کا خیال بھی ان کے دل میں نہ آتا۔ دراصل یہودیت کی طرح ہندو دھرم کے لئے بھی اب کوئی مستقبل نہیں۔ گاندھی جی کا ہندو دھرم کے احیاء کا اعلان ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ گھپ اندھیر میں تنہا انسان ڈر کر گانے لگتا ہے۔ اور اپنی آواز کو دوسرے کی آواز تصور کر کے تسلی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

مقدمہ میں کامیابی کے لئے درخواست دعاء

مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ٹانگیریا لکھتے ہیں کہ وہ دیرینہ مقدمہ جو ۱۹۱۳ء سے مخالفین احمدیت کے ساتھ جاری ہے۔ اس کے فیصلہ کی آخری تاریخ ۲۱ رجولائی مقرر ہوئی ہے۔ یہ مقدمہ نہایت اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ اور ہماری تبلیغی مساعی پر بہت زیادہ اثر انداز ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس میں کامیاب کرے۔ آمین۔

دارالانوار کی سڑکیں

دارالانوار کی ۷۵ فٹ بڑی سڑک پبلک سڑک ہے۔ اس کے سوا دارالانوار کی تمام سڑکیں پرائیویٹ ہیں۔ جو اہل محلہ کی ضروریات کے لئے دارالانوار کمیٹی نے بنائی ہیں۔ حسب معمول ۶۰ فٹ والی سڑک ۱۹ رجولائی ۱۹۱۳ء کو بند کر دی جائیگی۔ لہٰذا سوائے اہل محلہ کے دوسروں کو گذرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

سیکرٹری دارالانوار کمیٹی

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی تشویشناک علالت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب ایک عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ ابھی تک بیماری میں کوئی نمایاں افاقہ نہیں ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ احباب حضرت میر صاحب کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

درخواست دعا

نواب زادہ میاں محمد احمد صاحب کی صاحبزادی راشدہ بیگم صاحبہ جگر کی بیماری کی وجہ سے چار پانچ روز سے بیمار ہیں۔ اور بخار بھی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مطالبہ وقف جائیداد

وقف کرو جائیدادیں دوستو ✣ دیں کی خاطر مومنو آگے بڑھو
جو وفا کا عہد تھا تم نے کیا ✣ آگیا ہے وقت وہ پورا کرو

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ (جائیداد کا) وقف تو ایسا ہے۔ کہ ہم یہ مطالبہ نہیں کرتے۔ کہ ہمیں جائیدادیں دے دو۔ صرف پابند کرتے ہیں۔ کہ جب اور جتنا مطالبہ کیا جائے گا۔ وہ پیش کر دیں گے۔ یہ ادنیٰ سے ادنیٰ قربانی ہے۔ یہ اقرار تو دراصل وہ ہے۔ جو ہر شخص احمدیت میں داخل ہوتے وقت کرتا ہے۔ اور اب ایک کرنا گویا اس اقرار کو دوہرانا ہے۔ جو ہر احمدی نے جماعت میں داخل ہوتے وقت کیا تھا۔ اور اس کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ اس کا بیعت کے وقت کا اقرار مصنوعی نہ تھا۔ بلکہ وہ جماعت کو اختیار دیتا ہے کہ جب اس کے اموال کی ضرورت ہوگی۔ وہ دے سکتی ہے۔ آج حضور کا مطالبہ ہے۔ کہ ہر احمدی اپنی ساری جائیداد وقف کرے۔ اگر جائیداد (کی پیداوار) سے ایک ماہ کی آمد زیادہ ہے۔ تو وہ وقف کرے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

احمدیت کے متعلق ایک نومبائع کے تاثرات

ایک نومبائع دوست نے جو عرصہ سے حق کی جستجو میں مارے مارے پھر رہے تھے ذیل کا عریضہ جناب انچارج صاحب بیعت کی خدمت میں ارسال کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت کی صداقت کا اقرار کیا ہے۔ ممکن ہے۔ یہ جذبات کسی اور بھولے بھٹکے کی راہنمائی کا موجب ہوں اس لئے انہیں ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

"میں کچھ عرصہ سے تحقیق کر رہا تھا۔ کہ کس جماعت کے ساتھ شامل ہو کر فلاح دارین مل سکتی ہے۔ اور وہ کونسی جماعت ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کی متحمل ہے۔ اور جس کو اس کی اشاعت اور ترویج کا شوق و ذوق اور دلی ولولہ ہے۔ اس فکر میں منہمک ہمہ تن سوچ و بچار بنا رہا۔ کچھ عرصہ بعد دوسرے رشتہ داروں سے میری کشمکش ہوگئی۔ جس کی وجہ سے مجھے ان کو چھوڑ کر علیحدہ ہونا پڑا۔ مگر مجھے کوئی جائے پناہ نہ ملی۔ اور کوئی مفر کہیں نہ پایا۔ آخر کار میں اپنے ایک رشتہ دار (چچا صاحب) کے ہاں گیا۔ جو کہ احمدی ہیں۔ تو انہوں نے مجھے اپنا مکان باوجود بیحد تنگی کے رہائش کے لئے دیا۔ اس عرصہ میں مجھے لٹریچر سلسلہ عالیہ احمدیہ دیکھنے کا موقعہ ملا۔ مزید غور و فکر کیا۔ اور ادھر ادھر مارے مارے پھرا۔ کئی دفعہ قادیان بھی آیا۔ اس فکر میں تھا ہی۔ کہ کاروبار موجودہ شورش کی وجہ سے بند ہو گئے۔ اور کچھ زیادہ یہ فکر بھی کہ بال بچوں کا پیٹ پالنا بھی ضروری بلکہ لازمی ہے۔ پھر روزی کی تلاش میں پھرنا پڑا۔ پھرتے پھراتے عارضی جگہیں مل جاتی رہیں۔ اتنی دیر بچے میرے چچا صاحب چودھری [illegible] صاحب احمدی رعیہ ضلع امرتسر کے [illegible] رہے۔ گاہے ماہے تنگی ترشی کے [illegible] تو انہوں نے نہایت درجہ اخلاص سے مناسب مدد فرمائی۔ جس کی وجہ سے [illegible] کا ممنون اور خدا کے حضور دعا گو ہوں۔ کہ خدا اس کا ان کو بہتر اجر دے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ یہی اسلام ہے۔ اور یہی تعلیم ہے۔ جو احمدیت کی روح رواں ہے جس کی وجہ سے وہ عنقریب باران رحمت کل جہان کے لئے بن جائیگی۔ الغرض مجھے اس عرصہ میں احمدیت کے متعلق قدرے اتصال تھا۔ اور کئی دفعہ ارادہ کیا۔ کہ بیعت کر لوں۔ لیکن شرائط اتنی زیادہ مشکل پاکر کہ آج کل کی گندی فضا میں ان پر عمل پیرا ہونا مشکل ہی نہیں بلکہ محال ہے۔ طبیعت رک جاتی۔ قدرے نمازوں میں شامل ہوتا۔ یہ ایک کشمکش تھی۔ اور ایک زبردست پہلوانوں کی کشتی تھی اپنے نفس کے ساتھ آخر کار بفضلہ دل صاف ہوا۔ اور انشراح پیدا ہو گیا۔ اس وقت جبکہ میں پی۔ آر ٹی۔ میں لاہور ٹریننگ میں ملازم ہوں۔ چند دن کی رخصت لے کر قادیان دارالامان سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دستی بیعت کے لئے وہ نہ ہوا ہوں۔ مع چچا صاحب موصوف۔ مگر حضور لاہور تشریف لیجانے کی وجہ سے یہ تحریر آپ کو لکھ رہا ہوں۔ کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کل دعاوی کو پڑھا اور سمجھ لیا ہے اور باقی نشیب و فراز سے قدرے واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ اس کو بیعت فارم سمجھ لیں۔ میری درخواست سیدنا کے حضور پیش کر کے دعا کے لئے بھی کہہ دیں۔ تا خداوند زیادہ سے زیادہ استقامت عطا فرما کر بڑھ چڑھ کر ہر قسم کی قربانی کرنے کی [illegible]

58

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے غافل انسان!

از مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب

اے انسان اے اشرف المخلوقات انسان کیا تجھے اپنی قدر کا بھی علم ہے۔ اور پھر اس اپنے خالق و مالک کی بھی کیا تو قدر کرنا جانتا ہے۔ حاشا و کلا در اصل تو دونوں معرفتوں سے خالی بلکہ بالکل کورا ہے۔ الا ماشاء اللہ اس مالک کے خالص بندے تو لاریب اس حقیقت سے جتنے جتنے آگاہ ہیں۔ اتنا اتنا ہی ان کے مدارج میں تفاوت ہے۔ لیکن عوام تو کالانعام ہی کی منزلت رکھ رہے ہیں۔ ایک ناچیز ہستی سے اچھا دانا و بینا بنا کر تجھے اس خلاق نے اپنی رحمت واسعہ سے سرفراز کیا۔ جب تو ماں باپ کی گود میں پلا۔ اور بڑھا۔ اور تو نے ہوش سنبھالا۔ تو ماں باپ کو تو تُو نے کچھ پہچانا جتنی تجھے سمجھ آئی۔ لیکن پس پشت ڈالنے کے لئے تجھے صرف وہ ہستی ہی نظر آئی۔ جس نے تجھے اپنی ۹۹ رحمتوں کی گود میں غیر فانی عرصہ کے لئے چنا تھا۔ ہائے کور چشمی! مادہ کو تو نے عزت دی۔ اس کے آگے گردن جھکائی۔ اس کی بندگی کو ساری عمر وقعت دینا پسند کیا۔ اور اس ارحم الراحمین جود و کرم کے دائمی فیضان برسانے والی ہستی کو تو نے ہمیشہ ادنیٰ خیال کیا۔ اس کو بے بس سمجھا۔ اس کی قدرت اس کے علم پر بھروسہ نہ رکھتے ہوئے اس کو نسیاً منسیاً کرنا ہی اپنا شیوہ بنائے رکھا۔ فانی کو غیر فانی پر مقدم کیا۔ اور اس علیم و قدیر ہستی سے اعراض پر اعراض کرنا تجھے سراسر پسند آیا۔ اور بہت پسند آیا۔ معلم ربانی آئے۔ انہوں نے اچھی طرح تجھے سمجھایا۔ کہ اگر تو صراط مستقیم اختیار کریگا۔ تو تو دنیا میں بھی جنت کا منہ دیکھتا رہیگا۔ اور آخرت میں تو تو سدا ہی رہے گا۔ نعیم مقیم کا وارث ہوگا۔ دیکھ تو سدا تندرست رہے گا۔ بیماری اور ہر قسم کے دکھوں سے تجھے نجات ملے گی۔ اور موت کی تلخی تو تجھ پر قطعاً حرام کر دی جائے گی۔ وہاں کی کوڑا رکھنے کی جگہ بھی دنیا و ما فیہا سے بہتر ہوگی۔ اپنے مالک کی دائمی رضا کے نیچے رہے گا۔ اور وہ تجھ سے کسی وقت بھی ناراض نہ ہوگا۔

تیری آنکھوں کی ٹھنڈک۔ تیرے معبود کا سرور بخش حیات افزا سقا ہوگا۔ تیری آنکھوں کی لذت اس کے سوا تیری رفیقۂ بے مثل سے نیز موتیوں سے بچوں سے بھی بڑھیگی۔ اور تو خوشکن اخلاق سے جدا سدا مسرور رہے گا۔ جو نہ دیکھی آنکھوں نے ان نعیم کی اور نہ سنے کانوں والے نعمار کا تو سدا آشنا رہے گا۔ اس کے آلاء بڑھتے بھی رہیں گے۔ اور وہ ایسی عطا ہوگی۔ جو کبھی منقطع بھی نہ ہوگی۔ حیف صد حیف اور حسرت پر حسرت اس پر بھی تیرا رجحان تیرا میلان نفس کی کمینہ لذات کی طرف ہی رہا۔ اور تو نے مادہ پرستی سے پھر بھی اپنا منہ نہ موڑا۔ اپنی فانی لذات کی خاطر جتنا بگڑنا تجھے نامناسب تھا۔ اتنا ہی تو اور بھی بگڑا۔ تیری خلق کی بنیاد بے غرضانہ مشیت متعال سے صرف اس لئے رکھی گئی۔ کہ تو اپنے خالق کے اخلاق سے متخلق ہو کر ایسا محمود ہو جائے۔ کہ اس دنیوی اخروی حیات میں تو دنگی اور اینڈا بینڈا نہ ہونے کے باعث اپنے لئے اپنے دوسرے اخوان کے لئے اور اپنے خالق کی آنکھ کے سامنے ایسے ستودہ صفات سے متصف ہو جائے۔ کہ تجھے بھی ذہنی کاوش نہ ہو۔ نہ ہی تیرے دوسرے ساتھیوں کو اور نہ ہی تیرے بھونڈے اخلاق اس رحمت واسعہ کے اظلال سے کسی قسم کی محرومی سے بھی آشنا ہونے پائیں۔ یہ تو واضح حقیقت ہے۔ کہ موجودہ انسان ہی اگر جنت کا اہل کر دیا جاتا۔ تو جو فسق و فجور اور جو حرکات قبیحہ رات دن یہ کر رہا ہے۔ وہاں بھی یہی ناہنجار وطیرہ رکھ کر نہ خود خوش رہتا۔ اور نہ ہی اپنے رفیقوں پر حیات تنگ کرنے سے باز آتا۔ اور نہ اس مالک کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہی بن سکتا۔ دنیا سے شروع کر کے جو اسکی پہلی تکوین ہے۔ عالم اخروی کے لئے اس کا بتدریج نشو و نما اسی غرض کے لئے اس علیم و حکیم نے محکم کیا۔ چونکہ حصول نعمار کے لئے اسکی یہی تکوین مکمل تھی۔ جو اپنے خالق سے پورے انعام حاصل کرنے کے لائق تھی۔ بدیں وجہ ملائکہ سے یا کسی اور سے اسکی ہی خلق نے احسن تقویم پائی۔ اور اپنے خالق کے لئے اس کے قویٰ میں ہی وہ دائمی لقار کا راز مخفی ہے۔ جو کسی دوسری خلق میں بالکل ہی ناپید ہے۔ ہر شے کی خلق کا مقصد ہے۔ اس لئے صرف اور صرف کامل انسان ہی ہے۔ جو اپنے خالق کی آنکھوں میں بس یہی پسند آیا۔ اور اس کی دین اور اس کے فضل کا یہ عجیب بے مثل کرشمہ ہے۔ کہ خالق کو صرف اپنی اسی مخلوق کی روح میں ہی اپنے نور کی تجلیات کا بہرہ ور حصہ رکھنا طیب خاطر ہوا۔ وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

یہ تو ہے تیری قدر جو اس رب العالمین کے ارادے نے ازل سے تیرے لئے مقدر کی۔ اب تیرے شایان یہ ہے کہ تو کسی انسان کا بدخواہ نہ رہے۔ ورنہ تو اس محسن رب کے منشا کے سامنے حد درجہ کا مجرم ہوگا۔ اس نے بروقت مرسلین (معلمان ربانی) بھی اسی لئے بھیجے کہ تیری حیات کے مقصد کو ظلمت کی آندھیاں کہیں تیری آنکھ سے اوجھل نہ کر سکیں۔ مگر تو نے ان کو دکھ پر دکھ دیا۔ الٹی ان کی ہتک بھی کی۔ اور ان کے قتل کے درپے بھی رہا۔ گذشتہ امثال بھی تیرے جیسے مجرموں کے لئے عبرت نہ ہوئیں۔ جو مرسلین کے سامنے دیکھتے دیکھتے ناکام نامراد ہو کر پیوست خاک ہو گئے۔ تیری تھوڑی سی قیمتی حیات بھی اپنی واقعات کو تیرے سامنے رکھتے ہوئے تجھے بار بار اداب منیب بننے کی وصیت کرتی رہی۔ اور مرسلان ربانی نے بھی تجھے الہی منشاء سے اچھی طرح ہاں مجھے اور تجھکو آگاہ کیا۔ اور اس دنیا کے مجاہدے کی بھٹی سے کندن ہو کر نکلنے کی تاکید اکید بھی کی۔ کیا تھا تھوڑا سا صدق و صفا اور اخلاص کا مجاہدہ۔ مگر تو بھی اپنی ضد پر رہا۔ اور تو نے اصرار کیا۔ کہ جہنم کی بھٹی ہی مجھے منظور ہے۔ برسوں ہاں برسوں تک اگر آخرت میں کچھ ہے تو دیکھا جائے گا۔ اب تو من مانی کرنے سے میں کسی طرح بھی نہیں رک سکتا۔ دنگا مچاؤں گا مروں گا مارونگا۔ اور عنید کا عنید کافر کا کافر۔ اور فسق و فجور کا دلدادہ۔ اور فرعون اور نمرود اور عاد اور ثمود کا قدم بقدم بھائی۔ حد درجہ کا کفر میرا شیوہ مرتے دم تک رہے گا۔ اور شیطان سے بھی چار قدم آگے میں مسابقت کر کے دکھلاؤں گا۔ لیکن کبھی سوچا بھی آخر یہ کب تک۔ آخر ایک دن میری حیات منقطع ہوگی۔ تو دے اپنے اباؤ اجداد کی طرح موت کی گرفت میں آئے گا۔ جیسے وہ دنیا کے مسافر خانہ سے خالی ہاتھ گئے۔ تجھے بھی اپنی کے نقش قدم پر چل کر لحد میں سونا ہوگا۔ اور محاسبہ کے لئے بالکل تیار۔ اس دنیا میں فرمانبردار اور نافرمانبردار کبھی مساوی حیثیت میں تجھے نظر آئے ہیں۔ اگر نہیں تو پھر تو کیوں گو تیری غفلت زبھری ہی محل ہے تاہم صحیح فیصلہ کے لئے بیداری سے کام نہیں لیتا۔ یاد رکھ اس رب العرش نے یہ تکوین عالم کا فعل بدوں کسی حکمت محکمہ کے نہیں کیا۔ اس کے ستودہ صفات کا یہ فعل ایک غرض پر مبنی ہے۔ اور وہ ہے اسکی اپنی ذات سے تمام جود و کرم کے فیضان کا بطور دوام کے تیری ہاں تیری ذات سے مخصوص کرنا۔ اب سوچ لے تو کہاں کی اینٹ کہاں لگا رہا ہے۔ تجھے اگر اپنے پیدا کرنے والے سے ذرہ بھر بھی محبت ہوتی۔ تو تو یہ کھیل کبھی نہ کھیلتا۔ بلکہ تو اگر اپنے مربی کی طرف ایک بالشت آتا۔ تو وہ بالضرور تیری طرف ایک ہاتھ طے کر کے آتا۔ تیری ہاتھ کی مسافت ہوتی۔ تو وہ دو کھلے ہاتھ کا بعد طے کر کے تیرے قریب ہوتا۔ تو چل کر اسکی طرف بڑھتا۔ تو وہ دوڑ کر تجھے اپنے قرب کی گرفت سے دبوچ لیتا۔ حسرت ہے تو یہی کہ تجھے اس کے احسانوں کے ہوتے ہوئے بھی سراسر اعراض کی ہی سوجھی ہے۔ سبحان اللہ۔ تیرے موٹی کی مشیت کتنی عیاں ہے۔ اور تو پھر بھی بے وقوف کا بیوقوف ہی بنا ہوا ہے۔ ذرا ہوش سے اب بھی کام لے۔ ابھی وقت ہے۔ ورنہ تلک الجنۃ التی اورثتموھا بما کنتم تعملون

دعائے مغفرت

میرے والد بزرگوار قبلہ غلام محی الدین صاحب احمدی تاریخ ۲۰ جولائی کو مقام پشاور رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپکی عمر سو سال کے قریب تھی۔ گذشتہ سال تک مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے ذریعہ سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالمجید احمدی ابن غلام محی الدین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بالکل صحیح فیصلہ ہے۔ جس کے خلاف کبھی نہ ہوگا۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے اس کا ترجمہ یوں کیا ؎

کہ فردا کہ بازار مینو نہند
تفاوت بااعمال نیکو دہند
کہ بازار رضوان کہ آکندہ تر
ہمی دست دادل پر گندہ تر

یعنی یا عبدالبوت جبکہ جنت کا بازار لگے گا۔ اس میں اعمال کے مطابق خانہ ل ہونگے۔ اور یہ تو خوب جانتا ہے کہ بازار جنت بھی پر رونق بھرا ہوا ہوگا۔ خالی ہاتھ انسان کا دل اتنا ہی زیادہ پراگندہ ہوگا۔ شاہ ہو یا فقیر دل کا اطمینان بجز انبیاء کے نقش قدم پر چلنے کے ہرگز ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا اور ضعیف البنیان انسان کا گذارہ اللہ تعالےٰ کے دامن کے تمسک کے بغیر کون نہیں کہتا کہ بہت ہی مشکل سا امر ہے۔ انبیاء کے اخلاق ہی سے انسان انسان بنتا ہے۔ بعثیت میں امن کی راہ ملتی ہے اور ہمعصر زمانہ بھی امن کا سانس لینے کے قابل بنتے ہیں۔ کہ نوامیح الصادقین بڑا ہی پر حکمت گر ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے انسان کے ہر دو عالم کے امور کی اصلاح کیلئے بیان کر دیا ہے۔ یہ صادق راستباز ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ تیرے ہاتھ پر بیعت کے لئے ہاتھ رکھنے والے گویا اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہاتھ دے رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہی ان کے ہاتھ پر ہے) اللہ تعالےٰ کے ایجاد سے ایسی ہی جماعت بنا تے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے ہاتھ کے تلے نشوونما پاتی ہے۔ اور فلاح اور بامرادی کا بڑی آسانی سے منہ دیکھنے کے قابل ہو جاتی ہے۔ آج کل تو اللہ تعالےٰ کے خاص رحمت کے دن ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا دور ایسی قدرت ثانیہ ہے۔ کہ جو حق کے اقتدار کو قائم کرنے کے لئے عقلمند انسان کے لئے کان اللہ نزل من السماء کا الہامی فقرہ ہی حد سے زیادہ سچی آموز ہے مظہر الحق والعلےٰ کی شان جدا ہے اور کان اللہ نزل من السماء میں تو مجاہدین مخلصین کے لئے نہایت ہی اعلےٰ درجہ کی بشارت ہے۔ اس وقت مجاہدہ کی قبولیت کا وقت خود بخود آپ کی متفرق تحریکوں سے بالکل نمایاں اور عیاں ہے۔ اس وقت ثمرور درخت لگانے میں نہایت ہی سرگرمی سے کام لینا چاہیئے۔ نادان ہے وہ انسان جو نجاسی ساٹھ حد ستر اسی سال کے لئے ایک ثمرور درخت تو بڑی محنت اور جان فشانی کی کوشش سے لگانا پسند کرتا ہے لیکن وہ اشجار طیبہ لگانے میں جن کا پھل کبھی منقطع نہیں ہونے کا اس کے لئے پس و پیش اور تہاد فی سے کام لیتا ہے۔ بھلا فانی کو غیر فانی پر ترجیح دینا بھی کوئی دانشمندانہ طریق ہے یا الٰہی کاموں کے عوض اور اس کی ذات سے محبت کرنے۔ اخلاص اور صدق و وفا دکھانے کے بجائے دنیا دوں کے لئے لگس صفت ہونا ہی اچھا ہے عقلمند انسان کو اپنے سرمایہ حیات کی جو قدر کرنی چاہیئے اور اپنے خالق کے فعل کو دیدہ در آنکھ سے اس کے منشاء کے مطابق سمجھکر اپنی بے قدری کے لئے پیش پیش نہیں ہونا چاہیئے۔ انسان انسانیت سے ہے ورنہ انعام بل اضل کا مصداق ہونا بھی اشرف المخلوقات کی شان کے کبھی شایاں ہو سکتا ہے۔ تدبر فاعتبر۔ رحمٰن کا عبد بن کر زمین پر بغیر ایذا دہی کے قدم رکھ اور مرد باصفا بن۔ بیجا طریق سے چیونٹی کو بھی مضطرب نہ کر اور اس بزرگ کا طریق اپنا اسوہ بنا جو بازار سے سودا لائے تھے۔ اتفاقاً ایک چیونٹی بھی سودے سے نکلی۔ جو نہایت ہی گھبرا رہی تھی۔ آپ نے اس کو کپڑے میں لپیٹا اور جہاں سے آئی تھی وہیں جا کر اس کو چھوڑ آئے۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

خبردار ہو کر پڑھ اور جس طرح تیرا مطاع رحمۃ للعالمین تھا۔ وہی رحمت کا نمونہ مخلوق خدا کے لئے دکھانے کی کوشش کر اور اس طرح اپنی قدر میں جتنا بھی چاہے اضافہ کریں۔ اگر تجھے گھر کی دوکان کی مجلس نہیں چھوڑتی تو مالی قربانی سے ہی آخرۃ میں سرخرو ہونے کی کوشش کرو۔ ہمت سے کچھ تو کرتا تجھے تیرا خالق و مالک محبت کی آنکھ سے دیکھ تو سکے۔

اللھم اخلصنا بوجھک

رمضان المبارک کی آمد

سچے عاشق کی یہ نشانی ہے کہ اس کے محبوب کی طرف سے جو کچھ آئے۔ اس کا وہ خیر مقدم کرتا ہے۔ اور امر کی صورت میں ہو یا نہی کی صورت میں۔ ہر دو صورتوں میں تعمیل کرتا ہے۔ اور اصل مقصود یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح محبوب اور اس کا دلدار راضی ہو جائے۔ یہی حال سچے مومن کا ہے کہ وہ اپنے مولیٰ اور آقا کی خوشنودی کے لئے اس کے اوامر و نواہی کو بجالاتا ہے اور امر ہو یا نہی ہر دو صورتوں میں اپنے اندر انشراح پاتا ہے۔

رمضان المبارک کی آمد میں اب چند دن باقی ہیں۔ اور یہ مہینہ مومن کے لئے بہت ہی مبارک مہینہ ہے اس مبارک ماہ کے ذکر میں فانی قریبٌ کا اشارہ ہے یعنی خدا فرماتا ہے۔ کہ رمضان میں بندہ کی دعاؤں اور التجاؤں کے نتیجہ میں خدا قریب ہو جاتا ہے اور بندہ کی دعائیں سنتا اور انہیں قبولیت کا جامہ پہناتا ہے۔ اس مبارک مہینہ کے لئے احباب جماعت کو تیار ہو جانا چاہیئے۔ اور رمضان المبارک کی آمد پر اس کا عملی رنگ میں خیر مقدم کرنا چاہیئے۔

قرآن کریم میں رمضان المبارک کے ذکر میں کچھ اوامر ہیں اور کچھ نواہی۔ روزے رکھنے کا حکم ہے اور حالت مرض اور حالت سفر میں روزہ ترک کرنے کا حکم ہے۔ اور مومن کا کام ہے۔ کہ جو کچھ خدا کی طرف سے آئے۔ اسے شرح صدر سے قبول کرے۔ اور اس کے مطابق عمل کرے بعض لوگ خدا کے امر اور نہی کا خیال نہیں رکھتے۔ اور حالت مرض اور حالت سفر میں بھی روزہ رکھ لیتے ہیں۔ ایسا کرنا قرآن کریم کے منشاء کے خلاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایسے لوگ خدا تعالےٰ کو اپنے زور بازو سے راضی کرنا چاہتے ہیں حالانکہ خدا کی رضامندی اس میں ہے کہ جہاں خدا کہے کہ کرو۔ وہاں کرنے میں خدا کی رضامندی ہے اور جہاں خدا فرمائے کہ رک جاؤ۔ وہاں رک جائے۔ اور نہ کرنے میں خدا کی رضامندی ہے۔ سو اصل چیز اور اصل مقصود تو خدا کی رضامندی ہے۔ اگر کرنے سے خدا راضی ہوتا ہے تو ہمیں کرنا چاہیئے۔ اور اگر رکنے اور نہ کرنے سے وہ راضی ہوتا ہے تو ہمیں رک کر اور وہ کام نہ کر کے خدا کی رضامندی کو لینا چاہیئے۔ بہرحال فظارت ہذا احباب جماعت کو اس مختصر نوٹ کے ذریعہ رمضان المبارک کی آمد کی طرف متوجہ کرتی ہے تاکہ سب دوست اس مبارک مہینہ سے استفادہ کیلئے تیار ہو جائیں

ناظر تعلیم و تربیت

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے اجلاس

از شاہد رزمی بی اے دہلی

ہماری جماعت اپنی زندگی کے انقلابی دور سے گذر رہی ہے۔ ہم تاریخ کی نئی قوتوں کو جنم دے رہے ہیں۔ اگرچہ آج ہمارے قول ہماری اجتماعوں، ہمارے اجلاس اور ہماری تمام جدوجہد کو کوئی اہمیت نہیں دیتیں۔ لیکن مستقبل قریب میں وہ وقت آرہا ہے جب ہمارے اجلاس کی کارروائیوں کے تفصیل حالات ڈھونڈے جائیں گے۔ اور ہماری جدوجہد کو حقیقی معنوں میں ایک انقلابی جدوجہد سمجھا جائے گا۔

تاریخ عالم میں مختلف قوموں نے مختلف مسائل حل کرنے اور مختلف پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اجلاس کئے دنیا کے بڑے بڑے استعمار پرست ملکوں نے ہمسایہ ملکوں کی آزادی چھین لینے کے لئے مجلسیں منعقد کیں اور مشورے کئے۔ حال ہی میں ہٹلر نے اپنے ملک گیری کے ارادوں کو پورا کرنے کے لئے جرمنی میں کونسلیں برپا کیں، مشاورتی اجلاس منعقد کئے۔ جن کا نتیجہ ہزاروں خوبصورت شہروں کی تباہی اور لاکھوں بے گناہ انسانوں کی ہلاکت نکلا۔ اس کے برعکس ہمارے اجلاس میں کسی قوم کے ملک پر قبضہ کرنے کی سازش نہیں کی جاتی بلکہ انسانوں کے دلوں پر قبضہ کرنے کے پروگرام سوچے جاتے ہیں۔ ہمارے اجلاس میں عالمگیر انسان دوستی کی تحریک کو پھیلانے کے لئے عملی ذرائع مرتب ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ دنیا کے موجودہ نقشوں کو مٹا کر ایک نئے نظام، نئے آسمان اور نئی زمین کی بنیادیں رکھی جارہی ہیں۔ جن کا نتیجہ نئے خوبصورت شہروں کی تعمیر اور نئے انسانوں کا وجود ہوگا۔

آج تہذیب و تمدن کے اس عظیم دور میں سیاسی غلبے اور قومی برتری حاصل کرنے کے لئے خفیہ کونسلیں منعقد ہوتی ہیں۔ معاشی مضبوطی اور توسیع کے لئے دوسرے ملک میں تجارتی منڈیاں قائم کرنے کے لئے منصوبے سوچے جاتے ہیں۔ اپنے ذاتی مفاد کے پیش نظر انسانوں میں غلط نظریے اور غلط تعلیم پھیلانے کے لئے مشاورتی مجلسیں برپا کی جاتی ہیں۔ لیکن ہمارے اجلاس ایک نئی قسم کے ہیں۔ ان اجلاسوں میں مقدس منصوبے باندھے جاتے ہیں۔ ہمارے اجلاس انہیں مقدس اجلاس سے نسبت رکھتے ہیں جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے مکہ اور مدینہ کی رتیلی گلیوں میں منعقد ہوتے تھے۔ آج وہی مشاورتی اجلاس قادیان کی رتیلی گلیوں میں برپا ہوتے ہیں۔

ہم ناپاک سیاسی ریشہ دوانیوں کے لئے مشاورتی اجتماع نہیں کرتے۔ بلکہ بین الاقوامی دعوت قائم کرنے کے لئے انسانوں میں سائنٹیفک مذہبی تحقیق پیدا کرنے کے لئے۔ اور ان کے ذہنوں کو نئے آسمانی افکار کی روشنی دینے کے لئے ہم اجلاس منعقد کرتے ہیں۔ دہریت اور الحاد سے سسکتی ہوئی انسانیت تک خدا تعالیٰ کا آخری پیغام پہنچانے کے لئے خوفناک اخلاقی بیماریوں سے مرتے ہوئے انسانوں کو خدا تعالیٰ کا آسمان سے بھیجا ہوا قطعی روحانی علاج بتانے کے لئے ہم باہم سر جوڑ کر مشورے کرتے ہیں۔ عہد حاضر کی طاغوتی قوتوں کو اپنی تیز تبلیغی جدوجہد سے کچلنے کے لئے فطرت کے نئے اصلی تقاضاؤں کو پورا کرنے کے لئے اور انسانوں کو اپنی ذات کی گہرائیوں سے نیا حسن اور نئے نغمے نکالنے کی تعلیم دینے کے لئے مجلسیں برپا کرتے ہیں۔ یہ عزم اصلاحی اقدام کرنے کے لئے موجودہ علم و فلسفہ کے حاملوں کو مذہب۔ روحانیت کی نئی اصلی تعریفیں اور زندگی کے نئے مقصد سکھانے کے لئے مادیت و روحانیت کے صحیح امتزاج اور مذہب و سائنس کے نئے ربط کے ذریعے پر امن زندگی کی مسرتوں سے مستقل طور پر مسکراتی ہوئی دنیائیں پیدا کرنے کے لئے۔

ہم اپنے تبلیغی منگاموں کو بلند سے بلند تر کرتے جائیں گے۔ اور اپنے تعمیری اجلاس کو زیادہ سے زیادہ منظم اور پختہ فکر بناتے جائیں گے۔ آئندہ دور میں ہماری پارلیمنٹ اور ہماری کونسلوں کے نتائج اور کارروائیاں موجودہ بڑی بڑی پارلیمنٹوں کی روئداد اور نتائج سے بدرجہا فائق ہوں گے۔ کیونکہ جہاں موجودہ پارلیمنٹیں اپنے ذاتی مفاد کے پیش نظر انسان کی عمرانی اور معاشی زندگی کو تباہ کرتی ہیں۔ اور تاریخ عالم کو زیادہ سے زیادہ خونین اور ظلم و استبداد سے معمور بناتی ہیں وہاں ہمارے اجلاس کی کارروائیاں دنیا کو مستقل امن و مسرت دینے والا نظام قائم کرتی ہیں۔ اور انسانوں کو روحانی نور اور اخلاقی اور فکری بلندی دیتی ہیں۔ ہمارے منصوبے ذاتی مفاد سے قطعی طور پر مبرا ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ ہمیں ہی ایک مستقل اور درخشاں فتح عطا کرے گا۔ انشاء اللہ!

آخری دعوت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۰ جولائی کو رمضان المبارک کے ساتھ ہی قرآن کریم کے ترجمہ اور تفسیر کی پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ بعض احباب اس لئے قادیان پہنچ چکے ہیں۔ مگر جو لوگ آنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اور جن جماعتوں نے ابھی نمائندگان کے نام نہیں بھیجے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ۱۹ جولائی کی شام تک بہر حال قادیان پہنچ جائیں۔ تاکہ ۲۰ کی صبح کو کلاس میں حصہ لے سکیں۔

کلاس بندی اور ٹائم ٹیبل کی ترتیب مدرسہ احمدیہ کے شمالی کمروں میں ہوگی۔ احباب صبح ۹ بجے وہاں پہنچ جائیں۔ آتے وقت قرآن کریم اور نوٹوں کے کاغذ ہمراہ لائیں۔

قیام و طعام کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں اگر کوئی وقت ہو تو اخراجات صاحب کلاس یا مجھ سے براہ راست فوراً اس کا فوراً ذکر کیا جائے۔

مدرسہ احمدیہ کے صدر دروازے کے پاس ایک بورڈ لگا دیا گیا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہاں نمائندگان قیام پذیر ہیں۔

عبدالسلام اختر ایم اے (سیکرٹری تعلیم القرآن کمیٹی)

سابقون

تحریک جدید دفتر اول اور دفتر دوم کا وعدہ کرنے والے احباب نوٹ فرمائیں کہ وہ چوتھا قسط وار دے رہے ہیں۔ وہ بھی کوشش فرمائیں کہ اگر ان کی ایک دو قسطیں اکتوبر میں ادا ہونے والی ہیں۔ تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ۲۹ رمضان المبارک کی دعا میں حصہ لینے کے لئے اکٹھی قسطیں ادا کر کے اپنا وعدہ صوفیصدی پورا کر لیں۔ اور وہ جن کا وعدہ ہی ستمبر۔ اکتوبر یا نومبر کا ہے۔ انہیں تو یہ کوشش کرنا ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے وعدہ کو ۲۹ رمضان المبارک تک اس لئے پورا کر دیں۔ کہ وہ اپنے وعدہ کے وقت سے پہلے ادا کر کے سابقون میں بھی آجاتے ہیں۔ اور یہ کہ سال کا آخری وقت بھی قریب آگیا ہے نیز غلہ فنڈ کی طرف آپ کی توجہ اس لئے درکار ہے کہ گندم خریدنے کا وقت ختم ہونے کے قریب آگیا ہے آپ فوری توجہ فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید

کمپونڈر کی ضرورت

ڈاکٹر غفور الحق صاحب ایم بی بی ایس جو کوئٹہ میں پریکٹیس کرتے ہیں کو ایک کمپونڈر کی ضرورت ہے خواہشمند احباب ان سے تنخواہ اور دیگر کوائف کے متعلق براہ راست فیصلہ کریں۔ ان کا پتہ حسب ذیل ہے۔ ڈاکٹر غفور الحق صاحب ایم بی بی ایس طوغی روڈ کوئٹہ۔

ناظر امور عامہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکسیر اٹھرا

حضرت حکیم نور الدین صاحب شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کو کون نہیں جانتا جہاں آپ کو روحانی طبیب ہونے کے لحاظ سے کمال حاصل تھا۔ وہاں جسمانی طبابت میں بھی یکتا تھے۔ اٹھرا کی بیماری کا نسخہ آپ نے خاص تصرف الٰہی کے ماتحت رقم فرمایا۔ ہم نے یہ نسخہ "اکسیر اٹھرا" کے نام تیار کیا ہے جن مستورات کو اولاد ہوتی ہو یا اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے اکسیر اٹھرا ثانی دوا ہے۔ ہم دعوٰی سے کہتے ہیں۔ کہ اس قدر اعلیٰ درجہ عمدہ اجزاء سے تیار شدہ گولیاں اتنی ارزاں قیمت پر کہیں سے نہیں مل سکتیں۔ گولیاں بیس روپے طبیہ عجائب گھر جسٹر وقاریا

(اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

بعدالت چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج بہادر درجہ اول سرگودہا

جائداد مندرجہ ذیل ٹرانسفر فرم لفٹننٹ اس نام نرم دیا رام چند سکنہ ابناشی و اس سکنہ سرگودہا مذکور مکند لال نام سرگودہا مذکور مکند لال

نام

نرم دیا رام چند واقعہ سہارنپور موضع نزد ریلوے رام چند دلدیا رام مالک قبضہ و اراضی مذکورہ۔ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں حق مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ماہ اگست ۱۹۴۷ء کو مقام سرگودہا حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی مکیلہ فعل میں آئے گی۔ آج تاریخ ۱۹ ماہ جولائی ۱۹۴۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

ہر عدالت

عمر بھر کا روگ دور کرنے والی لاثانی دوا

محمدی دنسوال

یہ بے مثل دوا دائم باسمتی ہے۔ عورتوں کے حق میں اس کی سب سے بڑی ہمدردی یہی ہے کہ یہ بغیضہ اٹھرا جیسے موذی مرض سے کامل نجات دلاتی ہے۔ اور کیوں نہ دلائے۔ جب کہ اس کو خاص حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کے تحریر فرمودہ نسخہ کے عین مطابق نہایت اہتمام سے تیار کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ دوا نہیں۔ بلکہ بے دریغ گھروں کا نور اور زخم خوردہ ماؤں کے دل کا سرور ہے۔ جس کا گرجانا مردہ بچوں کا پیدا ہونا یا پیدا کا بعد پیدائش پیچش۔ ام الصبیان اور سوکھے جیسی بیماریوں کا شکار ہو کر جان دیدینا۔ بچوں کا نامکمل خلقت یا حد درجہ لاغری کی حالت میں پیدا ہو کر جلد مرجانا وغیرہ وہ خوفناک امراض ہیں جن کے حق میں یہ دوا سم قاتل ہے۔ اور ان عوارض کی دشمن ہوتے ہوئے محمدی دنسوال کے نام سے مشہور ہے۔ خالص ترین مفردات سے تیار کی گئی ہے اس لئے حد درجہ زود اثر ہے۔ قیمت مکمل کورس عدد ۳۰ فی تولہ دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

خط و کتابت کرتے وقت اپنے نمبر کا ضرور دیں۔

برفانی مشین برائے فروخت

۲۵ ٹن ایمونیا کمپریسر میسرز ایل بسٹرن اینڈ کمپنی گلاسکو کا بنا ہوا جس کے ہمراہ ۱۰۰ ہارس پاور الیکٹرک موٹر۔ آر۔ بی۔ ایم ۷۴۰ میسرز کرٹس پارکنسن انگلینڈ کی بنی ہوئی

تفصیلات کے لئے

اے مجید پال ٹھیکیدار نظام اسٹیٹ بلونے سکندرآباد کو لکھیں

جنیلی

بالکل قدرتی پھولوں کی سی خوشبو چار روپیہ فی تولہ

شام شیراز

کی خوشبوؤں کا مجموعہ چار روپیہ تولہ

مکرم ایس۔ کے ڈیسا صاحب کنیڈا سے تحریر فرماتے ہیں

بخدمت جناب منیجر صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپکے ارسال کردہ عطر لوگوں نے یہاں پر بہت پسند کئے ہیں اور میں نے بہت سے آرڈر بک کئے ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر اپنے تمام عطر پانچ پانچ تولہ مجھے فوراً ہی روانہ کریں اور بل ہوائی ڈاک میں بھجوا دیں۔ عطر ملنے سے پہلے آپکو روپیہ بھجوا دوں گا

جنیلی۔ شام شیراز۔ گلاب۔ خس۔ بوئے چمن

دی الیسٹرن پرفیومری۔ کمپنی

کلام الٰہی کے شیدائیوں کو خوشخبری

قرآن مجید کا مستند ترجمہ شائع ہو گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنا ہر احمدی کا فرض ہے بچوں کو بچپن ہی سے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھانا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ بچپن ہی سے ان کی زندگی پر قرآنی رنگ چڑھ جائے۔ **سیدنا حضرت امیر المومنین** ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کے لئے بارہا جماعت کو توجہ دلا چکے ہیں۔ اور حضور یہ خواہش کئی دفعہ فرما چکے ہیں۔ کہ ہر احمدی کو **قرآن مجید کا ترجمہ آنا چاہیئے**۔ تا یہ جماعت احمدیہ کا ایک امتیازی نشان بن جائے۔

مکتبہ احمدیہ نے حال ہی میں **قرآن مجید مترجم** شائع کیا ہے۔ جس کی مدد سے قرآن مجید کا ترجمہ نہایت آسانی سے سیکھا جا سکتا ہے۔ اس کی چند خصوصیات یہ ہیں۔

یہ ترجمہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فاضل اجل **حضرت میر محمد اسحٰق صاحب** رضی اللہ عنہ کا کیا ہوا ہے۔ اس لئے ترجمہ کی صحت پر پورا اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ ترجمہ کا مسودہ حضرت میر صاحبؓ کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہمارے پاس موجود ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ کی مرکزی لائبریری میں رکھ دیا ہے۔ (۲) حاشیہ پر نہایت مفید **تفسیری نوٹ** ہیں۔ جن میں مشکل آیات حل کی گئی ہیں۔ یہ تفسیری نوٹ بڑی بڑی ضخیم تفسیروں کا نچوڑ ہیں۔ (۳) ترجمہ **تحت اللفظ** ہے۔ اس لئے قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے والوں کے لئے بہت مفید اور معاون ہے (۴) یہ نظارت تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ کا **منظور کردہ** ہے۔ اس کے عربی متن کی کتابت **یسر نا القرآن** کی مقبول عام طرز کتابت پر کرائی گئی ہے۔ (۶) ترجمہ تحت اللفظ ہونے کے ساتھ ہی نہایت آسان اور عام فہم بھی ہے

ھدیہ:۔ جلد معمولی دس روپے جلد آئیل کلاتھ ساڑھے گیارہ روپے۔ **شادی کے موقعہ پر جہیز میں دینے کے لئے آئیل کلاتھ کی جلد بہت اعلیٰ تحفہ ہے۔**

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ احمدیہ قادیان

ضروری خبریں

پنجاب کے حد بندی کمیشن کا پروگرام

لیگ کا کیس پیش کرنے کیلئے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب لاہور تشریف لے آئے

لاہور ۱۵ جولائی پنجاب کی حد بندی کرنے والا کمیشن ۲۰ جولائی سے مختلف پارٹیوں کے دعاوی کی سماعت لاہور ہائی کورٹ میں شروع کردیگا۔ مسلم لیگ کا کیس چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب پیش فرمائیں گے۔ آپ لنڈن سے لاہور تشریف لے آئے ہیں۔ ہندوؤں کی طرف سے بمبئی کے مشہور بیرسٹر مسٹر سری نیواس پیش ہوں گے۔ اور سکھوں کی طرف سے سردار ہر نام سنگھ ایڈووکیٹ پیش ہوں گے۔ آج کمیشن کا دوسرا اجلاس ہوا جس کے بعد ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کے وکلاء نے کمیشن کے ممبروں سے تبادلہ خیالات کیا۔ یہ دو روز سر سائرل ریڈکلف صدر کمیشن دو ممبروں جسٹس محمد منیر اور جسٹس تیجا سنگھ کے ہمراہ بذریعہ طیارہ پنجاب کے بعض حصوں کا جائزہ لیں گے۔

موجودہ انتظام کے مطابق پہلے چار دن ہندوؤں اور سکھوں کے وکلاء اپنے اپنے دلائل پیش کریں گے۔ اس کے بعد چار دن مسلمانوں کے وکلاء اپنے دلائل پیش کریں گے۔ اس کے بعد ایک دن پھر ہندوؤں اور سکھوں کو لیگ کے دلائل کا جواب دینے کے لئے دیا جائے گا۔ امید ہے کہ کمیشن اگست کے پہلے ہفتہ تک اپنا کام ختم کرے گا۔

ہندوستان میں اہم سیاسی تغیرات کا امکان

نئی سیاسی پارٹیوں کی تشکیل کی تیاری

نئی دہلی ۱۵ جولائی۔ کانگرسی حلقوں کا بیان ہے کہ ۱۵ اگست کے بعد ہندوستان میں اہم سیاسی تبدیلیاں واقع ہو جائیں گی۔ ممکن کانگرس کو توڑ دینے کا اعلان کر دیا جائے۔ کانگرس ہائی کمان اس وقت دو گروپوں میں منقسم ہے۔ ایک گروپ کا خیال ہے کہ جن لیڈروں نے آزادی دلائی ہے وہی اب متحد ہو کر تعمیری کام کریں۔ دوسرے گروپ کا خیال ہے کہ اس وقت تک حصول آزادی کے مشترکہ مقصد کی وجہ سے اختلافات کو دبایا جاتا رہا ہے اب جبکہ آزادی ملنے والی ہے تمام لیڈروں کو اپنے اپنے خیالات کے مطابق نئی پارٹیاں قائم کرنے کا موقعہ ملنا چاہیئے۔

پنڈت نہرو اور مسٹر جے پرکاش نرائن نظام حکومت کو سوشلسٹ شکل دینے کے لئے نئی پارٹی بنانے کے خواہاں ہیں۔ اسی طرح سردار پٹیل بھی ایک پارٹی قائم کرنا چاہتے ہیں جسے بہت سے ہندو راجاؤں کی مدد حاصل ہوگی۔ یہ پارٹی خالص ہندو مفاد کی حفاظت کرنے کی مدعی ہوگی۔ اور ہندی کو ہندوستان کی سرکاری زبان بنانے کی کوشش کرے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیام پاکستان کا جشن منانے کی تیاری

کراچی ۱۵ جولائی۔ حکومت پاکستان کے قیام پر جشن منانے کے سلسلے میں سندھ کی صوبائی مسلم لیگ نے ایک ہفتہ کا پروگرام مرتب کیا ہے۔ جو ۱۰ اگست سے شروع ہوگا۔ امید ہے کہ اس تقریب میں پاکستان کے تمام بحری بیڑے بھی حصہ لیں گے۔ ۱۷ اگست یوم دعا مقرر کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ صوبائی حکومت ۱۵ اگست سے ۱۸ اگست تک عام تعطیلات کا اعلان کر دے گی۔

ہندوستان کی آزادی کا بل دارالامراء میں بھیج دیا گیا

لنڈن ۱۵ جولائی۔ آج برطانوی دارالعوام میں آزادی ہند کے بل پر بحث ختم ہو گئی اور اسے منظور کر کے دارالامراء میں بھیج دیا گیا۔ امید ہے کہ کل وہاں سے منظور ہو کر جمعہ کے دن ملک معظم اس پر مہر تصدیق ثبت کر دیں گے۔ آج کی بحث میں سر سٹیفورڈ کرپس نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امید ہے کہ ۱۵ اگست کو جب دونوں آبادیاتی حکومتیں قائم ہو جائیں گی۔ تو لوٹ مار اور قتل و غارت کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ اور دونوں حکومتیں اتحاد و اتفاق کے ساتھ برادر ملک ہند کے مفاد کے لئے جدوجہد شروع کر دیں گے۔ دونوں حکومتوں کے تعلقات برطانیہ سے دوستانہ اور مساوی درجہ کے ہوں گے۔

ضرورت پڑنے پر برطانیہ ہر دو حکومتوں کی مشکلات کو حل کرنے اور مدد کرنے کے لئے تیار رہیگا۔

مسٹر جناح گورنمنٹ ہاؤس میں رہیں گے

کراچی ۱۵ جولائی معلوم ہوا ہے کہ یکم اگست تک محکمہ پاکستان کی مرکزی حکومت اپنا کام شروع کر دے گی۔ پانچ سو افسر۔ چار ہزار کلرک اور دو ہزار چپڑاسی اپنے کنبوں کے ہمراہ سپیشل ٹرینوں کے ذریعہ کراچی پہنچ جائیں گے۔ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل مسٹر محمد علی جناح ۷ اگست کو کراچی پہنچ جائیں گے۔ آپ کی رہائش کے لئے موجودہ گورنمنٹ ہاؤس میں انتظامات کئے جا رہے ہیں

لارڈ مونٹ بیٹن کو وائسرائے بنانے کی مذمت

کلکتہ ۱۵ جولائی آل انڈیا فارورڈ بلاک کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد کے ذریعے ۱۵ اگست کو یوم آزادی کی تقریب بنانے کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ کانگرس نے لارڈ مونٹ بیٹن کو ہندوستان کا گورنر جنرل بنانے کی سفارش کی ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ لارڈ مونٹ بیٹن نے کومیلا اور اسمیل کے میدانوں میں سوبھاش چندر بوس کی آزاد ہند فوج کی مزاحمت کی تھی۔ اس علاوہ سنگاپور میں اس فوج میں کام کرنے والے سپاہیوں کی یادگار کو مسمار کر دیا تھا۔ اس لئے ہندوستانیوں کو ہرگز ان پر اعتماد نہیں کرنا چاہیئے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے اور بنگال آسام ریلوے کی تقسیم کا اعلان

نئی دہلی ۱۵ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستان کی تقسیم کے بعد نارتھ ویسٹرن ریلوے اور بنگال آسام ریلوے کی تقسیم ناگزیر ہو گئی ہے۔ چنانچہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کا جو حصہ پاکستان کے علاقہ میں ہے۔ اس کا نام بدستور نارتھ ویسٹرن ریلوے رہے گا۔ لیکن ریلوے کا جو حصہ ہندوستانی یونین میں واقع ہے۔ اور جو دہلی اور فیروز پور کے ڈویژنوں پر مشتمل ہے۔ وہ آئندہ ایسٹرن پنجاب ریلوے کے نام سے موسوم ہوگا۔

مسٹر ایف۔ ایم خان کو نارتھ ویسٹرن ریلوے کا ریذیڈنٹ جنرل منیجر مقرر کیا گیا ہے آپ ۱۵ اگست کو جنرل منیجر مقرر ہو جائیں گے

مسلح فوجوں اور تولخانہ کی تقسیم

نئی دہلی ۱۵ جولائی۔ مسلح افواج ہند کے ہیڈ کوارٹرز نے آج شب اعلان کیا کہ مسلح کوروں، توپ خانہ اور انجینیروں کی ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم ہو گئی ہے۔ ہندوستان کو ۱۴ مسلح کوریں۔ اور پاکستان کو ۴ مسلح کوریں دی گئی ہیں۔

آئین ساز اسمبلی میں تحریک

نئی دہلی ۱۵ جولائی۔ آئین ساز اسمبلی کے ممبر مسٹر مہابیر تیاگی نے دستور آئینی کمیٹی کی رپورٹ میں ایک ترمیم کے لئے تحریک پیش کی ہے۔ اس تحریک کے ذریعہ آزادی ایکٹ آف انڈیا کا نام بدل کر ایکٹ آف ہندوستان یا بھارت تجویز کیا گیا ہے۔

صوبہ سی۔ پی گورنمنٹ کا اعلان

کلکتہ ۱۵ جولائی۔ وائسرائے گورنمنٹ نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ ملک کی تقسیم سے صوبہ کی اقلیتوں کے حقوق پر کوئی دھبہ نہیں پڑے گا۔ اقلیتوں کے تمام موجودہ حقوق قائم اور برقرار رہیں گے۔ اور حکومت بدستور سابق ان کا خیال رکھے گی۔